احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 3

منگل 21 جنوری 2014ء

روزنامہ 1913ء سے جاری شدہ FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 21 جنوری 2014ء 19 ربیع الاول 1435 ہجری 21 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 17

جنت میں داخلہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اور جو اللہ کی اطاعت کرے اور اس کے رسول کی تو وہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ایک لمبے عرصہ تک رہنے والے ہوں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدود سے تجاوز کرے تو وہ اسے ایک آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ایک لمبے عرصہ تک رہنے والا ہوگا اور اس کے لئے رسوا کردینے والا عذاب (مقدر) ہے۔ (النساء:15,14)

عملی قوت ایمان کے بڑھنے سے بڑھتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے تو انسان آسانی سے عملی کمزوریوں پر قابو پالیتا ہے۔

عملی اصلاح کے بارہ میں سلسلہ خطبات، قوت ارادی، علمی اور عملی کے بارہ میں مزید وضاحت

ہمارا نظام جماعت، عہدیداران اور ذیلی تنظیمیں ان عملی کمزوریوں کو دور کرنے کا ذریعہ بنیں اور اس کیلئے اپنا نمونہ پیش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 جنوری 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے انسان کی عملی اصلاح سے متعلق گزشتہ خطبہ جمعہ میں بیان مضمون کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ عملی اصلاح کی راہ میں حائل رکاوٹوں اور اسباب کو دور کرنے کیلئے اپنے اندر قوت ارادی کو مضبوط کرنا، علمی کمزوری کو دور کرنا اور عملی طاقت پیدا کرنا انسان کی عملی اصلاح کے لئے بہت ضروری ہے۔ فرمایا کہ قوت ارادی کا مفہوم عمل کے لحاظ سے ہر جگہ بدل جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ دین کے معاملے میں قوت ارادی کیا چیز ہے۔ واضح ہو کہ دین کے معاملے میں قوت ارادی ایمان کا نام ہے۔ پس اس زاویے سے پتہ چلتا ہے کہ عملی قوت ایمان کے بڑھنے سے بڑھتی ہے۔ اگر ایمان پختہ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو تو ہر مشکل اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے آسان ہوتی چلی جاتی ہے اور انسان آسانی سے عملی کمزوریوں پر قابو پالیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں آپؐ پر ایمان لانے والوں میں عملی کمزوریوں کو دور کرنے اور ایمان میں پختہ ہونے کے حیرت انگیز نمونے ہمیں نظر آتے ہیں۔ ایمان لانے سے قبل ان کی عملی حالت ایسی کمزور تھی کہ ان میں چور، ڈاکو اور فاسق وفاجر بھی تھے، ان میں ایسے بھی تھے جو ماؤں سے نکاح بھی کرلیتے اور ماؤں کو ورثے میں بانٹنے والے بھی تھے، اپنی بیٹیوں کو قتل کرنے والے، جواری اور شراب خور بھی تھے، ایک دوسرے پر شراب پینے پر فخر کرتے تھے۔ مگر جب آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے تو ان کی کایا ہی پلٹ گئی اور ایک عظیم انقلاب ان میں پیدا ہوا اور ایمانوں میں ایسی قوت ارادی پیدا ہوئی کہ گلی میں ایک اعلان کرنے والے کی اس آواز کے کانوں تک پہنچنے پر کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ آج سے مسلمانوں پر شراب حرام کی جاتی ہے، خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے حکم کی اطاعت میں شراب سے بھرے مٹکے توڑ دیئے گئے اور اس اعلان کے ساتھ ہی مدینہ کے کئی گھروں سے جن میں شراب کی محفلیں جمی ہوئی تھیں، اس تیزی سے مٹکے ٹوٹے کہ مدینہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہنے لگی۔ فرمایا کہ صحابہؓ کی یہ کیسی حیران کن قوت ارادی ہے جو ان کے نشے پر غالب آ گئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ قوت ارادی سے وافر حصہ رکھنے والے روحانی دنیا کے پہلوان ہوتے ہیں۔ شیطان ان کے سامنے ہتھیار ڈالتا چلا جاتا ہے۔ مشکلات کے پہاڑ بھی ان کے سامنے ٹھہر نہیں سکتے۔ فرمایا کہ اس قسم کی مثالیں حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں میں بھی نظر آتی ہیں۔ حضور انور نے حقے توڑنے اور تمبا کونوشی سے اجتناب کرنے والا واقعہ بیان فرمایا۔ فرمایا اسی طرح ایسے رفقاء حضرت مسیح موعود کی مثالیں بھی ہمیں ملتی ہیں جنہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد تمام برائیوں کو چھوڑا حتیٰ کہ بعض جو شراب جیسی برائی میں گرفتار تھے لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد انہوں نے یہ چھوڑ دی۔ فرمایا کہ پس یہ نمونے ہیں جو ہمیں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ پس ہماری یہ سوچ ہونی چاہئے کہ میں ان برائیوں کو اس لئے چھوڑ رہا ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا ان برائیوں سے بچنے کا حکم ہے۔ حضور انور نے دنیا میں پھیلی برائیوں کا ذکر کر کے تمام احمدیوں کو برائیوں والے معاشرے سے بچنے پر زور دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ قوت علمی عمل کی کمزوری کو دور کردیتی ہے۔ اگر انسان کو عمل کے گناہ اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا صحیح احساس دلا دیا جائے تو وہ گناہ کرنے سے بچ سکتا ہے۔ فرمایا کہ عملی کمزوری کی تیسری وجہ عملی قوت کا فقدان ہے اس کے بھی بعض اسباب ہیں۔ حضور انور نے اس کے اسباب اور ان کا علاج بھی بیان فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگ ایسے ہیں جن کے عمل کی کمزوری کی وجہ ایمان میں کامل نہ ہونا ہے، بعض ایسے ہیں جن میں علم کامل نہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو ایمان اور علم بھی رکھتے ہیں لیکن دوسرے ذرائع سے ان پر ایسا زنگ لگ جاتا ہے کہ انہیں پھر بیرونی علاج اور کسی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ فرمایا کہ ہمارا نظام جماعت، ہمارے عہدیدار، ہماری ذیلی تنظیمیں ان عملی کمزوریوں کو دور کرنے کا ذریعہ بنیں لیکن اگر ان کے اندر بھی علمی اور عملی کمزوری ہے تو وہ کسی کا سہارا کس طرح بن سکیں گے۔ پس جماعتی ترقی کے لئے نظام کے ہر حصے کو بلکہ ہر احمدی کو اپنا جائزہ لیتے ہوئے اپنی اصلاح کی ضرورت ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والا بن سکے۔ آمین۔ حضور انور نے آخر پر مکرم ارسلان سرور صاحب ابن مکرم محمد سرور صاحب راولپنڈی کی شہادت پر مرحوم کا خاندانی تعارف اور ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

ہفتہ حصول وعدہ جات

تحریک جدید

وکالت مال اوّل تحریک جدید کی طرف سے مؤرخہ 24 تا 31 جنوری 2014ء ہفتہ حصول وعدہ جات تحریک جدید سال 14-2013ء منایا جارہا ہے۔ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ جلد از جلد تحریک جدید کے وعدے مقامی سیکرٹریان کو لکھوائیں۔ نیز سیکرٹریان تحریک جدید جلد از جلد وعدہ کی فہرست مکمل کر کے 31 جنوری 2014ء تک دفتر ارسال کر دیں۔ وعدہ جات مکمل کرتے وقت مرکز سے دیئے گئے ٹارگٹ کو ضرور مدنظر رکھیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگوائیں

حکومت پاکستان کی طرف سے چھوٹے بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگوائے جانے ضروری قرار دیئے گئے ہیں۔ تاکہ آپ کے بچے صحت مند و توانا رہیں اور اپنے تمام معمولات زندگی بہتر طور پر سرانجام دے سکیں۔ حفاظتی ٹیکے نہ لگوانے کی صورت میں نہ صرف آپ کا اپنا بچہ خدانخواستہ کسی موذی بیماری میں مبتلا ہوسکتا ہے بلکہ معاشرہ میں دیگر افراد میں بھی بیماری پھیلانے کا موجب بن سکتا ہے اور اس طرح سے یہ مرض وبا کی شکل اختیار کرسکتا ہے۔

لہٰذا احباب وخواتین اپنے چھوٹی عمر کے بچوں کو ان حفاظتی ٹیکوں کا کورس ضرور مکمل کروائیں۔

آئندہ سے نظارت تعلیم کے تعلیمی ادارہ جات میں پرائمری سیکشنز کے داخلہ جات کے وقت داخلہ فارمز ادارہ میں جمع کرواتے وقت بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کے کارڈ بھی دیکھے جائیں گے۔

(ناظر تعلیم)

تبرکات

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زریں اقوال

آپ کی ڈائری سے ایک ورق

اہل اللہ قیامت ہوتے ہیں

بعض اہل اللہ بھی قیامت ہوتے ہیں جن سے فریق فی الجنۃو فریق فی السعیر اور اظہار مافی الضمیر ہو جاتا ہے۔

حضرت مرزا صاحب کی بیعت سے میں نے کیا حاصل کیا

ایک شخص نے حضور سے سوال کیا کہ آپ نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت کر کے کیا فائدہ حاصل کیا؟ جواب میں فرمایا:

دنیا سے سردمہری، رضا بالقضا کا ابتدا، اخلاص۔ فہم قرآن میں بین ترقی طول امل سے تنفر اور المنکر سے بحمد اللہ حفاظت۔ فتن دجال سے بحمد اللہ حفاظت تامہ۔ کبر، کسل، کذب، عجز، کفر جبن سے امن تامہ۔

قرب الٰہی کے لئے نہایت ضرورت ہے

1۔ اتباع نبی کریم ﷺ کی جاوے۔

2۔ کبر اور کسل سے کلی اجتناب۔

3۔ استغفار و استقلال کے ساتھ درود شریف۔

ماہ رمضان کی شب کو کیا کرے؟

1۔ بار بار تہجد پڑھے تا کہ بار بار عرض کا موقعہ ملے۔

2۔ ایسے اضطراب سے کہ گویا آخری فیصلہ ہے۔

3۔ پورے ابال اور جوش سے۔

4۔ خلوت رمضان میں گریہ خشیت، دعا، غذا میں تغیر کرو تا کہ آسمان سے تمہارے لئے برکات کا نزول ہو میرے نزدیک ان اللّٰہ لا یغیر ...... دلیل ہے بڑا بدنصیب ہے جس نے رمضان پایا اور تغیر نہ پایا۔

رمضان کے دن میں کیا کرے؟

سب وشتم، غیبت، لغو، بدنظری اور کثرت کام سے بچے و تواصو بالحق پر رہے۔

منزل قرآن اور مجاہدہ اور قرآن پڑھتے وقت ہر ایک آیت کو اپنے اوپر چسپاں کر کے دیکھے۔ جوئندہ یابندہ، دعا، توبہ نصوح کرے۔

خدا تعالیٰ پر ایمان اور بھروسہ

اللہ تعالیٰ پر میرا بھروسہ اتنا ہے کہ الہام کشف اور رویا اور ان کا تواتر جو یقین تام کا موجب ہے نہ ہو اور میں قسم کھالوں تو اللہ تعالیٰ کو اگر زمین کا تختہ الٹنا پڑے تو الٹ دے۔

طب اور طبیب

طب میں اضطراب دعا توجہ الی اللہ اخلاص، تضرع اور اپنی کم علمی، کم فہمی سمجھنے کا خوب موقعہ ملتا ہے اس لئے علاج کی جستجو میں الہام الٰہی بھی ہو جاتا ہے۔ اگر تقویٰ، رحم، فکر، اسباب و علامات کی جستجو جو ضروری ہے ساتھ مل جاویں تو موجب نجات ہے اور ایک ہی علاج دین میں اور ایک ہی دنیا کے لئے کفایت کر جاتا ہے۔

قرآن کریم نے اس علم کے اصول پر علما اور خاتم الانبیاء ﷺ نے عملاً توجہ دلائی بڑے بڑے ڈاکٹروں میں معالج بننا معیوب نہیں وہ خود پسندی کے باعث پیچھے اور منکسر متوجہ الی اللہ آگے نکل جاتا ہے۔

طبیب اگر کامیابی تک نہ پہنچے تو مت گھبراوے کیونکہ طبیب کا کام تقدیر کا مقابلہ کرنا نہیں بلکہ ہمدردی اور غمخواری۔

انسان جمادات، نباتات اور حیوانات کی طرح بے فکر اور کھانے والا نہیں بنایا گیا فکر۔ فکر۔ فکر۔ تردد۔ تردد۔ تردد کرو مٹی کا برتن ٹوٹنے سے جتنا رنج ہوتا ہے اس کا عشر عشیر ارتکاب معاصی سے نہیں ہوتا اسلامیوں نے تشریح کی طرف کم توجہ کی ہے لیکن فکر سے اتنا کام لیا ہے کہ ان کے لاعلاج اب تک لاعلاج ہیں۔

حضرت مسیح موعود کا پرانا خط حضرت حکیم الامۃ کے نام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ عاجز (مولف براہین احمدیہ) حضرت جل جلالہ کی طرف سے مامور ہوا ہے کہ...... کی طرز پر کمال مسکینی اور فروتنی اور غربت اور تذلل اور تواضع سے اصلاح خلق کے لئے کوشش کرے اور ان لوگوں کو جو راہ راست سے بے خبر ہیں صراط مستقیم (جس پر چلنے سے حقیقی نجات حاصل ہوتی ہے) اور اسی عالم میں بہشتی زندگی کے آثار اور قبولیت اور محبوبیت کی انوار دکھائی دیتی ہیں دکھاوے۔

(8مارچ 1885ء)

فلاسفر اور ملہم میں فرق

عقل کو کافی سمجھنے والا اور نیچر کا محقق اللہ پر اس کی دریافت کا احسان کرتا ہے بخلاف اس کے ملہم اللہ تعالیٰ کا احسان مانتا ہے۔

لوگ دنیوی ترقی کو مقصود بالذات بناتے مگر ضروری غیر محدود ترقی سے بے پرواہیں۔

لوگ دنیوی آرام کے لئے جان دینے کو تیار ہیں مگر آخرت کے لئے کاہل وسست ہیں۔

لوگ اگر ان کے والدین کو کوئی گالی دیوے ان کی حقارت کرے تو آگ بگولا ہو کر کیا نہیں کرتے مگر رسول کریم ﷺ کے متعلق گالیاں سن کر کہتے ہیں۔ بکنے دو احمق ہے

لوگ ایک انجمن کا نام فرضی رکھتے ہیں اور اس کے کاموں میں عزت، فخر، خوشی وغیرہ وغیرہ یقین کرتے ہیں مگر تعجب کہ قرآن مجید جیسی نور، رحمت، فضل، روح، ہدایت کی طرف توجہ دلاتے ہیں تو آگ ہو جاتے ہیں۔

بدی کو انسان بدی مانتا ہے اس لئے ممکن ہے کہ کبھی نجات پاوے مگر اعتقاد فاسدہ کو برا نہیں جانتا اس لئے اس سے امید نجات کیونکر ہو۔

(الحکم 31/اگست 1907ء)

❁......❁......❁

مکرم مبارک صدیقی صاحب

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے زیر اہتمام

پہلی سپورٹس ریلی

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے زیر اہتمام پہلی سپورٹس ریلی مورخہ 18، 19 دسمبر 2013ء کو طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآنِ پاک سے ہوا جس کے بعد محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت فضل لندن و صدر ٹی آئی کالج او لڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ نے حاضرین سے خطاب کیا اور اجتماعی دعا کروائی طاہر ہال بیت الفتوح کے احاطہ میں واقع سب سے بڑا ہال ہے اور اب یہاں کھیلوں کیلئے مستقل بنیادوں پر والی بال، بیڈمنٹن، اور باسکٹ بال کے کورٹ بنادئے گئے ہیں۔ محترم ظہیر احمد جتوئی صاحب صدر سپورٹس ریلی نے بڑی محنت سے ٹیمیں تشکیل دی تھیں سو افتتاحی تقریب کے ساتھ ہی طاہر ہال میں بیک وقت بیڈمنٹن اور باسکٹ بال کے مقابلہ جات شروع ہوگئے۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد بیت بازی کا مقابلہ ہوا اور پھر احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اگلے روز یعنی بروز جمعرات شام پانچ بجے کھیلوں کے فائنل مقابلہ جات شروع ہوئے۔ سب سے پہلے میوزیکل چیئر کا مقابلہ ہوا جس میں پندرہ احباب نے حصہ لیا۔ پھر بیڈمنٹن کے مقابلے شروع ہوئے دیگر کھیلوں کے علاوہ آج والی بال کا بھی مقابلہ بھی ہوا۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد بیت بازی کا بہترین مقابلہ دیکھنے کو ملا۔ اس کے لئے دو ٹیمیں بنائی گئی تھیں اور ہر ٹیم میں دس دس احباب تھے۔

اس دلچسپ مقابلے کے بعد باسکٹ بال کا فائنل اور بہترین کھیل دیکھنے کا موقع ملا اور تمام کھلاڑیوں نے اس کھیل میں اپنی مہارت کے جوہر دکھائے، شائقین سے دلی داد وصول کی۔

باسکٹ بال کے مقابلے کے بعد اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ مہمانان خصوصی میں مکرم رانا مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ جماعت احمدیہ برطانیہ اور مکرم ناصر جاوید صاحب تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا اور پھر تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔ مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کے علاوہ اُن بچوں کو بھی تعریفی اسناد دی گئیں جو پورے جوش و جذبے سے دونوں دن پروگرام میں شریک ہوئے۔ محترم ظہیر جتوئی صاحب صدر سپورٹس ریلی نے مختصر رپورٹ پیش کرتے ہوئے منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ محترم عطاء المجیب راشد صاحب صدر ٹی آئی کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ نے اختتامی خطاب میں تمام منتظمین کا، کھلاڑیوں کا اور دیگر شرکائے کرام کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے حاضرین محفل کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ پاکستان میں مستحق طلباء کے تعلیمی اخراجات میں مدد کے کار خیر میں سب کو شامل ہونا چاہئے۔ دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا اور حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

❁......❁......❁

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

جہاں تک دلائل کا سوال ہے، ہمارا پلّہ ہر مخالف پر بھاری ہے۔ ہم میں سے جو حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں، اُن کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، اُن کے سامنے تو کوئی نہیں ٹھہر سکتا اور حضرت مسیح موعود کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ اگر تم میری کتب پڑھ لو تو تمہارے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔ لیکن جب ہم اس پہلو کی طرف دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود ہم میں جو عملی تبدیلی پیدا کرنا چاہتے ہیں، اُس کی حالت کیا ہے؟ تو پھر فکر پیدا ہوتی ہے

ہم جانتے ہیں کہ احمدیت کی خوبصورتی تو نظامِ جماعت اور نظامِ خلافت کی لڑی میں پرویا جانا ہے اور یہی ہماری اعتقادی طاقت بھی ہے اور عملی طاقت بھی ہے۔ اس لئے ہمیشہ خلفائے وقت کی طرف سے کمزوریوں کی نشاندہی کر کے جماعت کو توجہ دلائی جاتی رہتی ہے تاکہ اس سے پہلے کہ کوئی احمدی اتنا دُور نکل جائے کہ واپسی کا راستہ ملنا مشکل ہو، استغفار کرتے ہوئے اپنی عملی کمزوریوں پر نظر رکھے اور کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرے اور اللہ تعالیٰ کے احسان کو یاد کرے جو اللہ تعالیٰ نے اُس پر کیا ہے

زمانے کی ایجادات اور سہولتوں سے فائدہ اُٹھانا منع نہیں ہے لیکن ایک احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اُس نے زمانے کی سہولتوں سے فائدہ اُٹھا کر تکمیل اشاعت ہدایت میں حضرت مسیح موعود کا مددگار بننا ہے نہ کہ بے حیائی، بے دینی اور بے اعتقادی کے زیر اثر آ کر اپنے آپ کو دشمن کے حوالے کرنا ہے

ہم اس بات پر خوش نہیں ہو سکتے کہ پچاس فیصد کی اصلاح ہو گئی ہے یا اتنے فیصد کی اصلاح ہو گئی ہے، بلکہ اگر ہم نے دنیا میں انقلاب لانا ہے تو سو فیصد کے ٹارگٹ رکھنے ہوں گے

ہر اُس شخص کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے جس کو جماعت کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے اور عام طور پر ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کیونکہ حق بیعت زبانی دعووں سے اور صرف ماننے سے ادا نہیں ہوتا بلکہ عمل کی قوت جب تک روشن نہ ہو، کچھ فائدہ نہیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6 دسمبر 2013ء بمطابق 6 فتح 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ خطبہ میں حضرت مصلح موعود کے ایک خطبہ کے حوالے سے عملی اصلاح کی طرف توجہ دلائی گئی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور آپ کے غلامِ صادق کے طریق اور طرزِ عمل کے واقعات بیان کئے تھے جن میں ایک خُلق ''سچائی'' کا تفصیل کے ساتھ بیان ہوا تھا کہ ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلامِ صادق کس اعلیٰ معیار پر قائم تھے۔ اور پھر معیاروں کی یہ بلندی آگے صحابہ کو بھی ان نمونوں کی پیروی کرتے ہوئے کس اعلیٰ مقام پر لے گئی۔

سچائی کے حوالے سے بات تو ایک مثال کے طور پر تھی۔ حقیقت میں تو ہر نیکی جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کرنے کا حکم فرمایا ہے، اُس کا حصول اور ہر برائی جس سے رکنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے، اُس سے نہ صرف رکنا بلکہ نفرت کرنا عملی اصلاح کی اَصل اور جڑ ہے۔ پس ہم تب حقیقی (مومن) کہلائیں گے، ہم تب زمانے کے امام کی حقیقی جماعت کے فرد کہلائیں گے جب نیکیاں اور اعلیٰ اخلاق ہم میں پیدا ہوں گے، جن کے پیدا کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقی (مومن) کو حکم دیا ہے۔ اور دوسری طرف بدی سے انتہائی کراہت کے ساتھ نفرت ہو۔ گویا حقیقی مومن ایک ایسا سمویا ہوا انسان ہوتا ہے جو نیکیوں کی تلاش کر کے اُنہیں سینے سے لگانے والا اور بدیوں سے دور بھاگنے والا ہو۔ تبھی وہ اعتدال کے ساتھ اپنے معاملات طے کر سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ برائیوں اور نیکیوں کے بیچ لٹکا ہوا ہو اور پھر دعوے بھی بلند بانگ ہوں۔

گزشتہ خطبہ میں یہ بھی ذکر ہوا تھا کہ اعتقادی لحاظ سے ہمارے پاس بڑے ٹھوس دلائل ہیں جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں صداقت (دین) اور صداقتِ احمدیت کے لئے دیئے ہیں۔ اور یہ بات ہمیشہ ہمارا پلّہ دشمن پر بھاری رکھتی ہے۔ ڈھٹائی اور ضد اور شقاوتِ قلبی کی وجہ سے اگر کوئی نہ مانے تو اور بات ہے، لیکن بہرحال ان کا ردّ مخالفین (-) کے پاس نہیں ہے اور اس وجہ سے بحث سے بھی کتراتے ہیں جب ایک دفعہ پتہ لگ جائے کہ احمدی کس نہج پر بحث کر رہا ہے۔ ''الحوار المباشر'' کے ہمارے عربی پروگرام میں کئی عیسائیوں نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے پاس دلائل ٹھوس ہیں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی صداقت کی بھی ہمارے پاس بہت دلیلیں ہیں۔ ایک طرف غیروں پر (دین) کی صداقت ظاہر کر رہے ہیں، دوسری طرف (-) میں سے جو جماعت پر اعتراض کرتے ہیں، اُن کے اعتراض کا ردّ بھی ہے۔ مخالفین اگر ضد نہ کریں اور توڑ مروڑ کر اور سیاق و سباق سے ہٹ کر حضرت مسیح موعود کے کلام کو اور فرمودہ دلائل کو پیش نہ کریں یا نہ دیکھیں تو احمدیت کی سچائی کو مانے بغیر اُن کو چارہ نہیں ہے۔ لیکن ان علماء کے ذاتی مفادات اُنہیں اس بات پر آمادہ کرتے ہیں کہ وہ جھوٹ کے پلندوں سے عوام الناس کو ورغلاتے رہیں اور جب دلیل کوئی نہیں تو پھر حضرت مسیح موعود کے خلاف دریدہ دہنی کرتے رہیں۔

پس جہاں تک دلائل کا سوال ہے، ہمارا پلّہ ہر مخالف (-) اور مخالفتِ احمدیت پر بھاری ہے۔ ہم میں سے جو حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں، اُن کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں،

اُن کے سامنے تو کوئی نہیں ٹھہر سکتا اور حضرت مسیح موعود کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ اگر تم میری کتب پڑھ لو تو تمہارے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 7 صفحہ 49 روایت حضرت میاں محمد الدین صاحب)

لیکن جب ہم اس پہلو کی طرف دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود ہم میں جو عملی تبدیلی پیدا کرنا چاہتے ہیں، اُس کی حالت کیا ہے؟ تو پھر فکر پیدا ہوتی ہے۔ سوال اُٹھتا ہے کہ کیا ہم میں سے ہر ایک معاشرے کی ہر برائی کا مقابلہ کر کے اُسے شکست دے رہا ہے؟ کیا ہم میں سے ہر ایک کے ہر عمل کو دیکھ کر اُس سے تعلق رکھنے والا اور اُس کے دائرے اور ماحول میں رہنے والا اُس سے متاثر ہو رہا ہے، یا پھر ہم ہی معاشرے کے اثر سے متاثر ہو کر اپنی تعلیم اور اپنی روایات کو بھولتے چلے جا رہے ہیں۔ کیا ہم میں سے ہر ایک بھرپور کوشش کرتے ہوئے اپنی اس طرح عملی اصلاح کر رہا ہے جس طرح حضرت مسیح موعود نے ہمیں تعلیم دی ہے جو ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے، یہ پوچھتی ہے کہ کیا ہم نے سچائی کے وہ معیار قائم کر لئے ہیں کہ جھوٹ اور فریب ہمارے قریب بھی نہ پھٹکے؟ کیا ہم نے اپنے دنیاوی معاملات سے واسطہ رکھتے ہوئے آخرت پر بھی نظر رکھی ہوئی ہے؟ کیا ہم حقیقت میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہر ایک بدی سے اور بدعملی سے انتہائی محتاط ہو کر بچنے کی کوشش کرنے والے ہیں؟ کیا ہم کسی کا حق مارنے سے بچنے والے اور ناجائز تصرف سے بچنے والے ہیں؟ کیا ہم پنجگانہ نماز کا التزام کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہمیشہ دعا میں لگے رہنے والے اور خدا تعالیٰ کو انکسار سے یاد کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہر ایسے بدرفیق اور ساتھی کو جو ہم پر بد اثر ڈالتا ہے، چھوڑنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے ماں باپ کی خدمت اور اُن کی عزت کرنے والے اور امورِ معروفہ میں اُن کی بات ماننے والے ہیں؟ کیا ہم اپنی بیوی اور اُس کے رشتہ داروں سے نرمی اور احسان کا سلوک کرنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے ہمسائے کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے محروم تو نہیں کر رہے؟ کیا ہم اپنے قصور وار کا گناہ بخشنے والے ہیں؟ کیا ہمارے دل دوسروں کے لئے ہر قسم کے کینے اور بُغض سے پاک ہیں؟ کیا ہر خاوند اور ہر بیوی ایک دوسرے کی امانت کا حق ادا کرنے والے ہیں؟ کیا ہم عہدِ بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی حالتوں کی طرف نظر رکھنے والے ہیں؟ کیا ہماری مجلسیں دوسروں پر تہمتیں لگانے اور چغلیاں کرنے سے پاک ہیں؟ کیا ہماری زیادہ تر مجالس اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کرنے والی ہیں؟

اگر ان کا جواب نفی میں ہے تو ہم حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے دُور ہیں اور ہمیں اپنی عملی حالتوں کی فکر کرنی چاہئے۔ اگر اس کا جواب ہاں میں ہے تو ہم میں سے وہ خوش قسمت ہیں جن کو یہ جواب ہاں میں ملتا ہے کہ ہم اپنی عملی حالتوں کی طرف توجہ دے کر بیعت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

لیکن اگر حقیقت کی آنکھ سے ہم دیکھیں تو ہمیں یہی جواب نظر آتا ہے کہ بسا اوقات معاشرے کی رَو سے متاثر ہوتے ہوئے ہم ان باتوں یا ان میں سے اکثر باتوں کا خیال نہیں رکھتے اور معاشرے کی غلطیاں بار بار ہمارے اندر داخل ہونے کی کوشش کرتی ہیں اور ہم اکثر اوقات بے بس ہو جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم میں سے 99.99 فیصد یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم عقیدے کے لحاظ سے پختہ ہیں اور کوئی ہمیں ہمارے عقیدے سے متزلزل نہیں کر سکتا، ہٹا نہیں سکتا۔ لیکن ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ عملی کمزوریاں جب معاشرے کے زور آور حملوں کے بہاؤ میں آتی ہیں تو اعتقاد کی جڑوں کو بھی ہلانا شروع کر دیتی ہیں۔ شیطان آہستہ آہستہ حملے کرتا ہے۔ نظامِ جماعت سے دُوری پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور پھر ایک قدم آگے بڑھتا ہے تو خلافت سے بھی دُوری پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ایک کمزوری دوسری کمزوری کی جاگ لگاتی ہے اور آخر کار سب کچھ برباد ہو جاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ احمدیت کی خوبصورتی تو نظامِ جماعت اور نظامِ خلافت کی لڑی میں پرویا جانا ہے۔ اور یہی ہماری اعتقادی طاقت بھی ہے اور عملی طاقت بھی ہے۔ اس لئے ہمیشہ خلفائے وقت کی طرف سے کمزوریوں کی نشاندہی کر کے جماعت کو توجہ دلائی جاتی رہتی ہے تاکہ اس سے پہلے کہ کوئی احمدی اتنا دور نکل جائے کہ واپسی کا راستہ ملنا مشکل ہو، استغفار کرتے ہوئے اپنی عملی کمزوریوں پر نظر رکھے اور کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کے احسان کو یاد کرے جو اللہ تعالیٰ نے اُس پر کیا ہے۔

مشرقِ بعید کے میرے حالیہ دورے کے دوران مجھے انڈونیشیا کے کچھ غیر از جماعت سکالرز اور علماء سے بھی ملنے کا موقع ملا۔ سنگاپور میں جو reception ہوئی تھی اُس میں آئے ہوئے تھے اور جیسا کہ میں اپنے دورے کے حالات میں بیان کر چکا ہوں کہ اکثر نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے علماء کو جماعت احمدیہ کے امام کی باتیں سننی چاہئیں۔ تو بہرحال اُن کے ایک سوال کے جواب میں مَیں نے اُنہیں یہی کہا تھا کہ **آج رُوئے زمین پر جماعت احمدیہ ایک واحد جماعت ہے جو ملکی یا علاقائی نہیں بلکہ تمام دنیا میں ایک جماعت کے نام سے جانی جاتی ہے۔ جس کی ایک اکائی ہے، جس میں ایک نظام چلتا ہے اور ایک امام سے منسلک ہے** اور دنیا کی ہر قوم اور ہر نسل کا فرد اس میں شامل ہے۔ پس یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان اور پیشگوئی کی ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ...... میں ایک جماعت ہوگی۔ آپ نے فرمایا تھا ایک جماعت ہوگی جو صحیح رستے پر ہوگی۔ (سنن الترمذی کتاب الایمان باب ما جاء فی افتراق ھذہ الامۃ حدیث نمبر 2641) اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی صداقت کی دلیل ہے۔ جو عقل مند اور سعید فطرت مخالفین بھی ہیں اس بات کو سن کر خاموش ہو جاتے ہیں اور سوچتے ہیں۔ لیکن اس دلیل کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو اپنی عملی حالتوں کی طرف ہر وقت نظر رکھنی ہوگی کیونکہ اس زمانے میں شیطان پہلے سے زیادہ منہ زور ہوا ہوا ہے۔

آجکل جو عملی خطرہ ہے وہ معاشرے کی برائیوں کی بے لگامی اور پھیلاؤ ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ آزادیٔ اظہار اور تقریر کے نام پر بعض برائیوں کو قانونی تحفظ دیا جاتا ہے۔ اس زمانے سے پہلے برائیاں محدود تھیں۔ یعنی محلے کی برائی محلے میں یا شہر کی برائی شہر میں یا ملک کی برائی ملک میں ہی تھی۔ یا زیادہ سے زیادہ قریبی ہمسائے اُس سے متاثر ہو جاتے تھے۔ لیکن آج سفروں کی سہولتیں، ٹی وی، انٹرنیٹ اور متفرق میڈیا نے ہر فردی اور مقامی برائی کو بین الاقوامی برائی بنا دیا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ ہزاروں میلوں کے فاصلے پر رابطے کر کے بے حیائیاں اور برائیاں پھیلائی جاتی ہیں۔ نوجوان لڑکیوں کو ورغلا کر اُن کی عملی حالتوں کی کمزوری تو ایک طرف رہی، دین سے بھی دور ہٹا دیا جاتا ہے۔

گزشتہ دنوں میرے علم میں ایک بات آئی کہ پاکستان میں اور بعض ملکوں میں، وہاں کی یہ خبریں ہیں کہ لڑکیوں کو شادیوں کا جھانسہ دے کر پھر بالکل بازاری بنا دیا جاتا ہے۔ وقتی طور پر شادیاں کی جاتی ہیں پھر طوائف بن جاتی ہیں اور یہ گروہ بین الاقوامی ہیں جو یہ حرکتیں کر رہے ہیں۔ یقیناً یہ خوفناک حالت رونگٹے کھڑے کر دینے والی ہے۔ اسی طرح نوجوان لڑکوں کو مختلف طریقوں سے نہ صرف عملی بلکہ اعتقادی طور پر بھی بالکل مفلوج کر دیا جاتا ہے۔ پس جہاں یہ دعا ہے کہ

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان غلاظتوں سے محفوظ رکھے، وہاں ہر احمدی کو بھی اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے ہوئے ان غلاظتوں سے بچنے کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے۔ زمانے کی ایجادات اور سہولتوں سے فائدہ اُٹھانا منع نہیں ہے لیکن ایک احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اُس نے زمانے کی سہولتوں سے فائدہ اُٹھا کر تکمیل اشاعت ہدایت میں حضرت مسیح موعود کا مددگار بننا ہے نہ کہ بے حیائی، بے دینی اور بے اعتقادی کے زیر اثر آ کر اپنے آپ کو دشمن کے حوالے کرنا ہے۔

پس ہر احمدی کے لئے یہ سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے۔ ہمارے بڑوں کو بھی اپنے نمونے قائم کرنے ہوں گے تا کہ اگلی نسلیں دنیا کے اس فساد اور حملوں سے محفوظ رہیں اور نوجوانوں کو بھی بھرپور کوشش اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اپنے آپ کو دشمن کے حملوں سے بچانا ہوگا۔ وہ دشمن جو غیر محسوس طریق پر حملے کر رہا ہے، وہ دشمن جو تفریح اور وقت گزاری کے نام پر ہمارے گھروں میں گھس گھس کر ہماری جماعت کے نوجوانوں اور کمزور طبع لوگوں کو متاثر بھی کر رہا ہے۔ اُن میں نقص پیدا کرنے کی بھی کوشش کر رہا ہے۔

بیشک جیسا کہ میں نے کہا، خلفائے احمدیت عملی حالتوں کی بہتری کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں۔ گزشتہ خلفاء بھی اور میں بھی خطبات وغیرہ کے ذریعہ اس نقص کو دور کرنے کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں اور ان ہدایات کی روشنی میں ذیلی تنظیمیں بھی اور جماعتی نظام بھی پروگرام بناتے ہیں تا کہ ہم ہر طبقے اور ہر عمر کے احمدی کو دشمن کے ان حملوں سے بچانے کی کوشش کریں۔ لیکن اگر ہم میں سے ہر ایک اپنی عملی اصلاح کی طرف خود توجہ کرے، مخالفینِ دین کے حملوں کو ناکام بنانے کے لئے کھڑا ہو جائے اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ دشمنانِ دین کی اصلاح کا عزم لے کر کھڑا ہو اور صرف دفاع نہیں کرنا بلکہ حملہ کر کے اُن کی اصلاح بھی کرنی ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے اپنا ایک خاص تعلق پیدا کرے تو نہ صرف ہم دین کے دشمنوں کے حملوں کو ناکام بنا رہے ہوں گے بلکہ اُن کی اصلاح کر کے اُن کی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بھی ہوں گے۔ بلکہ اس فتنہ کا خاتمہ کر رہے ہوں گے جو ہماری نئی نسلوں کو اپنے بد اثرات کے زیرِ اثر لانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس ذریعہ سے ہم اپنی نئی نسل کو بچانے والے ہوں گے۔ ہم اپنے کمزوروں کے ایمانوں کے بھی محافظ ہوں گے اور پھر اس عملی اصلاح کی جاگ ایک سے دوسرے کو لگتی چلی جائے گی اور یہ سلسلہ تا قیامت چلے گا۔ ہماری عملی اصلاح سے (دعوت الی اللہ) کے راستے مزید کھلتے چلے جائیں گے۔ نئی ایجادات برائیاں پھیلانے کے بجائے ہر ملک اور ہر خطّے میں خدا تعالیٰ کے نام کو پھیلانے کا ذریعہ بن جائیں گی۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم حقائق سے کبھی نظریں نہیں پھیر سکتے کیونکہ ترقی کرنے والی قومیں، دنیا کی اصلاح کرنے والی قومیں، دنیا میں انقلاب لانے والی قومیں اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتی ہیں۔ اگر آنکھیں بند کر کے ہم کہہ دیں کہ سب اچھا ہے تو یہ بات ہمارے کاموں میں روک پیدا کرنے والی ہوگی۔ ہمیں بہر حال حقائق پر نظر رکھنی چاہئے اور نظر رکھنی ہوگی۔ ہم اس بات پر خوش نہیں ہو سکتے کہ پچاس فیصد کی اصلاح ہو گئی ہے یا اتنے فیصد کی اصلاح ہو گئی ہے بلکہ اگر ہم نے دنیا میں انقلاب لانا ہے تو سو فیصد کے ٹارگٹ رکھنے ہوں گے۔

میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اگر عملی اصلاح میں ہم سو فیصد کامیاب ہو جائیں تو ہماری لڑائیاں اور جھگڑے اور مقدمے بازیاں اور ایک دوسرے کو مالی نقصان پہنچانے کی کوششیں، مال کی ہوس، ٹی وی اور دوسرے ذرائع پر بیہودہ پروگراموں کو دیکھنا، ایک دوسرے کے احترام میں کمی، ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش، یہ سب برائیاں ختم ہو جائیں۔ محبت، پیار اور بھائی چارے کی ایسی فضا قائم ہو جو اس دنیا میں بھی جنت دکھا دے۔ یہ ایسی برائیاں ہیں جو عملاً ہمارے سامنے آتی رہتی ہیں۔ جماعت کے اندر بھی بعض معاملات ایسے آتے رہتے ہیں، اس لئے میں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہم میں پیدا ہو جائے تو خدمت دین کے اعلیٰ مقصد کو ہم فضل الٰہی سمجھ کر کرنے والے ہوں گے۔ میری اس بات سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم خدمت دین کو تو فضل الٰہی سمجھ کر ہی کرتے ہیں لیکن سو فیصد عہدیداران اس پر پورا نہیں اترتے۔ **میرے سامنے ایسے معاملات آتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ عہدیداروں میں وسعت حوصلہ اور برداشت کی طاقت نہیں ہے۔ کسی نے اونچی آواز میں کچھ کہہ دیا تو اپنی انا اور عزت آڑے آ جاتی ہے۔ کبھی جھوٹی غیرت کے لبادے اوڑھ لئے جاتے ہیں۔ پس کسی کام کو فضل الٰہی سمجھ کر کرنے والا تو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر بات برداشت کرتا ہے۔** اپنی عزت کے بجائے ''اَلْعِزَّةُ لِلّٰہ'' کے الفاظ اُسے عاجزی اور انکساری پر مجبور کرتے ہیں۔

پس اگر باریکی سے جائزہ لیں تو پتہ چلے کہ ''بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 18) پر عمل نہیں ہو رہا۔ کہیں نہ کہیں اور کبھی نہ کبھی اَنانیت کی رَگ پھڑک اُٹھتی ہے۔ کسی نہ کسی رنگ میں تکبر آڑے آ جاتا ہے۔ ''تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں'' سے ہم ذوقی حظّ تو اُٹھاتے ہیں۔ ہم یہ مثال تو دیتے ہیں کہ ہم اس شخص کی بیعت میں شامل ہیں جس کو خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا کہ ''تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں'' (تذکرہ صفحہ 595 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)۔ لیکن ہم آگے یہ نہیں دیکھتے کہ اُس نے اپنے ماننے والوں کو بھی یہ تعلیم دی تھی کہ اگر تمہیں مجھ سے کوئی تعلق ہے تو تم بھی یہی رویہ اپناؤ۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اوّل صفحہ 28۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود نے ہمیں فرمایا کہ مَیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے احیائے نَو کے لئے آیا ہوں (ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 490۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ تو ہمارے سامنے یہ نمونہ رکھتا ہے کہ آپ کا غلام بھی کہتا ہے کہ مجھ سے کبھی آپ نے سخت الفاظ نہیں کہے، کبھی سخت بات نہیں کہی۔ اور پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رعب سے ایک شخص پر کپکپی طاری ہو گئی تو فرمایا۔ ''گھبراؤ نہیں، میں کوئی جابر بادشاہ نہیں۔ مَیں تو ایک عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی''۔

(سنن ابن ماجه كتاب الاطعمة باب القديد حديث نمبر 3312)

پس یہ وہ عمل ہے جس کا عملی اظہار ہر عہدیدار کو اپنی عملی زندگیوں میں کرنے کی ضرورت ہے، ہر جماعتی کارکن کو اپنی عملی زندگی میں کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو اپنی عملی زندگیوں میں کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اگر کوئی عہدہ ملتا ہے، کوئی خدمت ملتی ہے تو ہمیشہ مسیح (موعود) کے اس فرمان کو سامنے رکھنا چاہئے کہ 'میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر'۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 20)

پس جب ہم اپنی عملی حالتوں میں بیکسی، غربت اور بے ہنری کے اظہار پیدا کریں گے تو پھر ہی خدمت کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اور ''شاید کہ اس سے دخل ہو دارالوصال میں'' کی امید رکھنے والے بھی ہوں گے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 18) اگر یہ نہیں تو ہم دعوے کی حد تک تو بے شک درست ہوں گے کہ زمانے کے امام کو مان لیا لیکن حقیقت میں زبانِ

حال سے ہم دعوے کا مذاق اُڑا رہے ہوں گے۔ کسی غیر کی دشمنی ہمیں نقصان نہیں پہنچا رہی ہو گی بلکہ خود ہمارے نفس کا دوغلا پن ہمیں رُسوا کر رہا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اس پر مستزاد ہے۔

پس خاص طور پر ہر اُس شخص کو جس کو جماعت کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور عام طور پر ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کیونکہ حق بیعت زبانی دعووں سے اور صرف ماننے سے ادا نہیں ہوتا بلکہ عمل کی قوت جب تک روشن نہ ہو، کچھ فائدہ نہیں۔

پس ہم اگر یہ اعلان کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے کہ کوئی بشر موت سے باہر نہیں رہا۔ اگر ہمارا یہ اعلان ہے کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں نبی بھیج سکتا ہے اور آج بھی جس سے چاہے کلام کر سکتا ہے اور وحی کر سکتا ہے کیونکہ اُس کی کوئی صفت محدود اور خاص وقت کے لئے نہیں اور ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور آپ کی پیروی اور محبت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر شرعی نبی کا اعزاز دے کر بھیجے گئے ہیں اور ہم نے اُن کو مانا ہے۔ اگر ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ قرآنِ کریم وہ آخری شرعی کتاب ہے جو چودہ سو سال سے اپنی اصلی حیثیت میں محفوظ چلی آ رہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اپنے ذمہ لی ہے اور کوئی دوسری شرعی کتاب آج اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہیں۔
جب ہم دنیا کو بتاتے ہیں کہ تم جتنا شور مچا لو کہ قرآن کریم اپنی اصلی حالت میں نہیں یا چند صدیاں پہلے لکھی گئی ہے۔ جیسا کہ آج کل (دینِ حق) مخالف ٹی وی پروگراموں میں اور تحریروں میں بھی یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ قرآن کریم نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں اترا تھا بلکہ یہ چھ سات سو سال پہلے لکھا گیا تھا تو ہم ثابت کرتے ہیں کہ تم غلط ہو۔ آج جماعت احمدیہ ان کو چیلنج کر کے دلائل سے ان کا منہ بند کرتی ہے اور ہمارے دلائل کا ہی اثر ہے کہ جس نے یہ دعویٰ کیا تھا اور ٹی وی چینل پر یہاں پروگرام بھی کیا تھا کہ قرآنِ کریم خدائی صحیفہ نہیں، اُس کو جب ہم نے مقابل پر بلایا تو اُس نے آنے سے انکار کر دیا۔

بہرحال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے عیسیٰ کی بعثت ثانی کے طور پر حضرت مسیح موعود کو اس زمانے میں بھیجا ہے۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنے والی آخری شرعی کتاب آج تک اپنی اصلی حالت میں محفوظ ہے تو کیا یہ سب اور متفرق اعتقادی باتیں ہمیں ہمارا مقصد پورا کرنے میں کامیاب کر دیں گی!؟ تو جواب یہ ہے اور یقیناً یہی جواب ہے کہ ''نہیں''۔ کیونکہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کرنے کے بعد عیسیٰ کی آمد ثانی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی...... میں سے ہونی تھی، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے وجود سے ہونی تھی، اس بات کو اگر ہم (-) (الجمعۃ:4) کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کرتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں ہوئیں تو صرف عقیدے پر قائم ہونا فائدہ نہیں پہنچائے گا۔

جب ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی وہی مسیح موعود ہیں جس کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی اور آپ سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا تھا تو پھر آپ کی تعلیم کا اثر بھی ہمیں اپنے اُوپر ظاہر کرنا ہوگا۔ ورنہ صرف عقیدہ بے معنی ہے۔

اگر ہم قرآنِ کریم کو آج تک محفوظ سمجھتے ہیں لیکن اس میں بیان احکامات جو ہماری عملی زندگی کے لئے ضروری ہیں اُن پر عمل نہیں کرتے تو قرآنِ کریم کے دفاع میں صرف ہمارا اعلان ہمیں کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ یہ اعلان تبھی پُر اثر ہوگا جب ہم اس تعلیم کو اپنی عملی حالتوں پر جاری کریں گے۔

پس یہ عقائد جو ہم پر عملی ذمہ داری ڈالتے ہیں اُنہیں پورا کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اپنی عملی حالتوں کی درستگی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہم نے ادا کرنی ہے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''پس یاد رکھو کہ صرف لفاظی اور لسانی کام نہیں آ سکتی، جب تک کہ عمل نہ ہو۔ محض باتیں عنداللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 48۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ''اپنے ایمانوں کو وزن کرو''۔ ''اپنے ایمانوں کو وزن کرو۔ عمل ایمان کا زیور ہے۔ اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے۔ مومن حسین ہوتا ہے۔'' ایک خوبصورت انسان ہوتا ہے۔ ''جس طرح ایک خوبصورت انسان کو معمولی اور ہلکا سا زیور بھی پہنا دیا جائے تو وہ اُسے زیادہ خوبصورت بنا دیتا ہے'' اسی طرح پر ایک ایمان دار کو اُس کا عمل نہایت خوبصورت بنا دیتا ہے۔ ''اگر وہ بدعمل ہے تو پھر کچھ بھی نہیں۔ انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو اس کو اعمال میں ایک خاص لذت آتی ہے اور اُس کی معرفت کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ اس طرح نماز پڑھتا ہے جس طرح نماز پڑھنے کا حق ہوتا ہے۔ گناہوں سے اُسے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ ناپاک مجلس سے نفرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول کی عظمت اور جلال کے اظہار کے لئے اپنے دل میں ایک خاص جوش اور تڑپ پاتا ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 249۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے پوچھنے پر فرمایا کہ مجھے سُورۃ ہُود نے بوڑھا کر دیا۔ کیونکہ اس کے حکم کے رُو سے بڑی بھاری ذمہ داری میرے سپرد ہوئی ہے۔ اپنے آپ کو سیدھا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری فرمانبرداری کرنا جہاں تک انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے، ممکن ہے کہ وہ اُس کو پورا کرے لیکن دوسروں کو ویسا ہی بنانا آسان نہیں ہے۔ اس سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور قوتِ قدسی کا پتہ لگتا ہے۔ چنانچہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس حکم کی کیسی تعمیل کی۔ صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تیار کی کہ اُن کو ''(-) (آل عمران: 111)'' کہا گیا اور ''(-) (المائدۃ: 120)'' کی آواز اُن کو آ گئی۔ آپؐ کی زندگی میں کوئی بھی منافق مدینہ طیبہ میں نہ رہا۔ غرض ایسی کامیابی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہوئی کہ اس کی نظیر کسی دوسرے نبی کے واقعاتِ زندگی میں نہیں ملتی۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی غرض یہ تھی کہ قیل و قال ہی تک بات نہ رکھنی چاہئے۔ کیونکہ اگر نرے قیل و قال اور ریاکاری تک ہی بات ہو تو دوسرے لوگوں اور ہم میں پھر امتیاز کیا ہوگا اور دوسروں پر کیا شرف!'' فرماتے ہیں: ''تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایک ایسی چمک ہو کہ دوسرے اُس کو قبول کر لیں۔''

اس تمہید کے بعد آپ نے پھر جماعت کو نصیحت فرمائی کہ ''تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایک ایسی چمک ہو کہ دوسرے اُس کو قبول کر لیں کیونکہ جب تک اس میں چمک نہ ہو، کوئی اس کو قبول نہیں کرتا۔ کیا کوئی انسان میلی چیز پسند کر سکتا ہے؟ جب تک کپڑے میں ایک داغ بھی ہو، وہ اچھا نہیں لگتا۔ اسی طرح جب تک تمہاری اندرونی حالت میں صفائی اور چمک نہ ہوگی، کوئی خریدار نہیں ہوسکتا۔ ہر شخص عمدہ چیز کو پسند کرتا ہے، اسی طرح جب تک تمہارے اخلاق اعلیٰ درجہ کے نہ ہوں، کسی مقام تک نہیں پہنچ سکو گے۔''
(ملفوظات جلد اول صفحہ 115-116۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں اعلیٰ اخلاق اپنانے والا بنائے۔ ہمارے اندر وہ پاک تبدیلی پیدا کرے جس کی چمک دنیا کو ہماری طرف متوجہ کرنے والی ہو۔ پہلے سے بڑھ کر (دعوت الی اللہ) کے راستے کھلیں اور ہم حضرت مسیح موعود کے مشن کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں۔

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب

میری بہن محترمہ آمنہ بی بی (امۃ الرشید) صاحبہ

ہماری والدہ محترمہ بخت بی بی صاحبہ رفیق حضرت مسیح موعود مکرم میاں کرم دین صاحب کی بیٹی تھیں۔ احمدیت اور خلفاء سلسلہ سے بڑی محبت اور عقیدت رکھتیں۔ اس وقت جماعت احمدیہ کے پاس نہ تو تربیت کے لئے اتنے مربی تھے اور نہ ہی اب جیسے تربیت کے وسائل تھے لیکن ہماری والدہ ان پڑھ ہونے کے باوجود اپنے بچوں کو حضرت مسیح موعود کی صداقت کے بارے میں پنجابی زبان میں پنڈت لیکھرام، ڈاکٹر ڈوئی اور آتھم کی کہانیاں سناتیں۔ انہوں نے ہمیشہ اپنے بچوں کو دین حق اور احمدیت سے سچا اور پختہ لگاؤ، بزرگوں کا ادب و احترام، مہمان نوازی، قربانی، ایثار، صبر، کفایت شعاری، سادہ زندگی، قناعت پسندی اور پاکیزہ زندگی گزارنے کا درس دیا۔

بہن محترمہ امۃ الرشید کی پیدائش 1943ء میں ہوئی۔ والد محترم کی طرف سے آپ کو ہر روز خرچ کرنے کیلئے دو آنے ملتے جو آپ اپنی والدہ کے پاس جمع کروا دیتیں۔ بوقت رخصتی جہیز کا سارا سامان ان دو آنوں کے جمع کرنے سے بن گیا

ایک مرتبہ بچپن میں جون، جولائی کے روزے تمام کے تمام روزے رکھے جس سے سخت بیمار پڑ گئیں، زندہ بچنے کی کوئی امید نہ رہی مگر اللہ تعالیٰ نے شفا دی اور صحت یاب ہو گئیں۔ ایک مرتبہ مکرم فیروز دین صاحب انسپکٹر بیت مال تحریک جدید چک چھٹہ تشریف لائے اور والد صاحب سے کہنے لگے آپ کی طرح ننکانہ صاحب میں بھی حکیم فیروز دین صاحب ہیں۔ قادیان سے ہجرت کر کے آئے ہیں، مالی حالت بہت کمزور ہے، انہیں اپنے لڑکے مرزا لطیف احمد کے لئے رشتہ درکار ہے۔ مکرم فیروز دین صاحب کے کہنے اور حکیم فیروز دین صاحب کی خواہش پر والد محترم ننکانہ صاحب چلے گئے جب مرزا لطیف احمد کو دیکھا تو بات دل میں اتر گئی۔ گھر آ کر بیوی اور بیٹی کو بتایا کہ مجھے لڑکا بڑا سعادت منداور خوش اخلاق لگا ہے ہاں مالی حالات بہت کمزور ہیں۔ رشتہ طے پا گیا۔ وہ ننکانہ صاحب سے ربوہ منتقل ہو گئے۔ آخر 20 نومبر 1956ء کو بڑی سادگی اور ان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے نکاح کر کے بیٹی کو رخصت کر دیا اور ان کا کوئی خرچ نہ کروایا اور اس رشتہ کی کامیابی کیلئے درد دل سے دعا کی۔ آپ کا نام آمنہ بی بی تھا مگر مکرم فیروز دین صاحب کی اہلیہ محترمہ نے خواب میں دیکھا تھا کہ لطیف احمد کی بیوی کا نام امۃ الرشید بیگم ہے اس لئے سسرال میں آمنہ بی بی سے بدل کر امۃ الرشید بیگم رکھ لیا۔

مکرم حکیم فیروز دین صاحب کے سات بیٹے تھے اور ربوہ میں اپنا ذاتی مکان نہ تھا اس لئے کرایہ کے مکان میں رہنا پڑا میرے بہنوئی مکرم مرزا لطیف احمد صاحب حصول رزق کے لئے کئی مرتبہ بیرون ملک چلے جاتے بعد میں بڑی بڑی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا مگر ماں کی نصیحت صبر کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ ان کی اس دنیا میں سب سے بڑی خواہش ربوہ میں اپنا ذاتی مکان تھا۔ بڑی تنگ دستی کے باوجود بچوں کی تعلیم و تربیت کا بڑا خیال رکھتیں ان کی بڑی بیٹی مسرت جبین اسلام آباد سے بتاتی ہیں امی اس وقت تک ناشتہ نہ دیتیں جب تک ہر کوئی نماز نہ پڑھتا اور تلاوت نہ کرتا اپنے بیٹوں کو گھر سے دور جا کر کھیلنے نہ دیتیں۔ وقار عمل اور اجلاسات میں شرکت کا کہتیں۔ اپنی بیٹیوں کو بلاوجہ سہیلیاں نہ بنانے دیتیں اور نہ ہی کسی سے کوئی چیز لے کر کھانے دیتیں۔ جب تک کسی لڑکی کی ماں کو مل کر حالات کا جائزہ نہ لے لیتیں۔ لجنہ کے اجلاسات میں باقاعدگی سے شرکت کرتی تھیں جب ہاتھ میں پیسہ آتا تو سب سے پہلے وصیت کا چندہ ادا کرتیں نماز فجر سے پہلے نوافل میں رو رو کر اپنے حالات کی تبدیلی اور اولاد کی فارغ البالی کیلئے دعا کرتیں ہر نماز کے بعد تسبیحات ضرور پڑھتی تھیں خاکسار کو ان سے بڑی محبت تھی اس لئے اپنے بہنوئی کی غیر موجودگی میں والد محترم سے بھی بڑھ کے رابطہ رکھتا۔

ایک مرتبہ ربوہ سے اسلام آباد چلے گئے اور جی سیون فورتھری مارکیٹ میں سائیکل مرمت کا کام شروع کر لیا وہاں آپ کا بیٹا مرزا نصیر احمد بیمار ہو گیا چند دن ہولی فیملی ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد وفات پا گیا ہمارے بہنوئی نے کہا کہ رونے کی آواز گھر سے باہر نہ جائے میاں کے کہنے پر سارا صدمہ خاموشی سے دل میں ڈال لیا اور صبر کیا۔

1993ء میں اسماعیل نگر مین بازار نزد چونگی امر سدھو لاہور رہائش اختیار کر لی۔ وہاں ایک آدمی رنگ و روغن کا کام کرتا تھا سیڑھی سے گر کر وفات پا گیا اس کے پانچ چھوٹے بچے تھے اس کی بیوی کی پریشانی اور مشکل حالات کو دیکھ کر اپنے گھر کے خرچ سے بچا کر کچھ رقم کا اسے ماہانہ خرچ لگا دیا۔ پھر آپ کی وفات کے بعد اس کے بچوں کے جوان ہونے تک وہ خرچ آپ کے بیٹے ادا کرتے رہے۔

ایک مرتبہ سندھ گا لچی میں رہائش پذیر ہو گئے وہاں والد محترم ملنے چلے گئے جب والد صاحب واپس آئے اور والدہ صاحبہ کو ان کے حالات بیان کیے تو کہنے لگے مجھے اپنی بیٹی کی خودداری پر فخر ہے ہمسائیوں سے ہمیشہ اچھا سلوک کرتیں اگر کوئی ہمسایہ ضرورت کیلئے آپ کے گھر آ جاتا تو اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق ضرور اس کی مدد کرتیں اور خوش اخلاقی سے پیش آتیں۔ آخر محلّہ دارالبرکات ربوہ میں چند دن علالت کے بعد مورخہ 7 مارچ 1997ء کو خالق حقیقی سے جا ملیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔

نماز فجر سے قبل نوافل میں رو رو کر کی گئیں دعائیں ان کی اولاد کے حق میں کیسا رنگ لے آئیں آج ان کی اولاد مکرم حکیم فیروز دین صاحب کے خاندان میں قربانی، ایثار، تعلیم، اطاعت، خلافت سے محبت، خلق خدا سے پیار اور مالی لحاظ سے سب سے آگے ہے۔

ان کے پانچ بیٹے، شوہر اور ایک بیٹی بیت الفتوح لندن کے قریبی حلقوں میں آباد ہیں۔ ان کے بیٹوں نے کئی مکان ربوہ میں خرید کر اپنی ماں کی طرف سے سستے کرائے پر دے رکھے ہیں کرایہ سے ملنے والی رقم کے دو حصے کفالت یتامیٰ میں دے دئے جاتے ہیں اور تیسرا حصہ مکان کی مرمت کیلئے رکھ لیتے ہیں مکانات کے باہر دروازے پر آمنہ ہاؤس کی پلیٹس لگوا رکھی ہیں ان کے بیٹے مرزا قمر احمد نے دو تین مکان لندن میں خرید رکھے ہیں اور ان کے بیٹے بیٹیاں بڑے کھلے دل کے مہمان نواز ہیں۔

ان کے بیٹے مرزا نعیم احمد صاحب آف جرمنی 4/اگست 2012ء کو بلڈ پریشر زیادہ ہونے کی وجہ سے دماغی شریان پھٹ گئی اور برین ہیمرج ہو گیا۔ دو ماہ تک روزانہ صدقے کے ایک بکرا کی رقم دارالضیافت میں دیتے رہے صحت یابی اور ہسپتال سے واپس گھر جانے پر غرباء کیلئے مبلغ آٹھ ہزار یورو کی رقم حضور انور کی خدمت میں پیش کی۔ جو حضور انور نے افریقہ کے غرباء کے ترقیاتی منصوبوں میں جمع کروانے کا ارشاد فرمایا۔ محترمہ بڑی رحم دل نرم مزاج عبادت گزار اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر پڑا توکل رکھنے والی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ بوقت وفات اپنے شوہر کے علاوہ 5 بیٹے 4 بیٹیاں، 4 پوتیاں، 4 نواسے، 4 نواسیاں اور ایک بہو سوگوار چھوڑی شوہر سمیت ساری کی ساری اولاد نظام وصیت کے بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

درخواست دعا

۞ مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب پنشنر تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ کافی عرصہ سے بعض عوارض کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں زیر علاج رہیں۔ مورخہ 10 جنوری 2014ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں انجیوگرافی ہوئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی تکالیف اور پریشانیوں سے بچاتے ہوئے مریضہ کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو مجذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2012
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
☆ نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں ☆
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
الحکمت (ناصر دواخانہ) گول بازار۔ ربوہ
TEL.047-6212248, 6213966

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 55 سال
سفوف مہزل (اکسیر موٹاپا) ہے۔
کچھ عرصہ استعمال سے جسم کی فالتو چربی کم ہونے لگتی ہے۔
کیپسول فشار: اکسیر بلڈ پریشر ہے۔ کچھ عرصہ استعمال سے بفضلہ تعالیٰ شفاء ہو جاتی ہے۔
گیسٹرو۔ ایز: ہاضمہ کا شوگر اور نمک فری سیرپ۔ اس کا ہر گھر میں ہونا لازمی ہے۔
خورشید 1958
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

29 جنوری 2014ء

12:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 2014ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	آسٹریلین سروس
2:00 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
2:55 am	کوئیز۔جنرل نالج
3:40 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	جلسہ سالانہ یوکے
7:20 am	سیمینار سیرت النبی ﷺ
8:10 am	آسٹریلین سروس
8:35 am	ظل اور بروز کی حقیقت
9:50 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:25 am	الترتیل
12:00 pm	اطفال الاحمدیہ جرمنی اجتماع 24/اپریل 2011ء
1:05 pm	ریئل ٹاک
2:05 pm	سوال وجواب
3:30 pm	انڈونیشین سروس
4:30 pm	سواحیلی سروس
5:30 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:55 pm	الترتیل
6:25 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4/اپریل 2008ء
7:15 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل
8:55 pm	کڈز ٹائم
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	اطفال الاحمدیہ یوکے اجتماع

30 جنوری 2014ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	دینی وفقہی مسائل
2:05 am	کڈز ٹائم
2:35 am	نعتیہ محفل
3:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4/اپریل 2008ء
4:10 am	انتخاب سخن
5:15 am	عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:55 am	الترتیل
6:25 am	اطفال الاحمدیہ جرمنی اجتماع
7:35 am	دینی وفقہی مسائل
8:10 am	نعتیہ محفل
8:50 am	فیتھ میٹرز
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	الترتیل
12:05 pm	حضور انور کے ساتھ افریقیوں کا ڈنر 2011ء
1:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:05 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	پشتو مذاکرہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 2014ء (بنگلہ ترجمہ)
8:05 pm	سیرت النبی ﷺ
8:35 pm	Maseer-E-Shahindgan
9:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کے ساتھ افریقیوں کا ڈنر 2011ء

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پیچ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510- 049-4423173

یوم صفائی 24 جنوری

”تم (ربوہ) شہر کو خوبصورت بناؤ تا تمہارے دل بھی خوبصورت ہو جائیں۔“

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مورخہ 24 جنوری 2014ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز فجر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کا یوم صفائی منانے کا پروگرام ہے۔ تمام احباب اپنے اپنے گھروں کے سامنے صفائی اور پانی کے چھڑکاؤ کا خصوصی اہتمام کریں۔ اس سلسلہ میں تمام زعماء، خدام اور اطفال سے اس پروگرام کو کامیاب بنانے اور وقار عمل میں بھرپور حصہ لینے اور والدین سے بھی بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

درخواست دعا

مکرم افضل طاہر صاحب صدر جماعت حلقہ رحمٰن پورہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری بھتیجی سمیرا طاہر طالبہ فرسٹ ائیر بنت مکرم انور طاہر صاحب مربی سلسلہ محمد نگر لاہور شوکت خانم ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ کیموتھراپی ہو رہی ہے مورخہ 12 جنوری 2014ء سے اس کی طبیعت زیادہ بگڑ گئی اور اسے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں منتقل کیا گیا ہے۔ بیہوش ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3، بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کئے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔جنوری

طلوع فجر	5:42
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	5:34

ایم ٹی اے کے آج کے اہم پروگرام

21 جنوری 2014ء

1:35 am	راہ ہدیٰ
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مارچ 2008ء
4:10 am	جلسہ سالانہ قادیان
6:15 am	لجنہ اماء اللہ جرمنی اجتماع
8:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مارچ 2008ء
10:00 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء
11:30 pm	گلشن وقف نو

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Best Return of your Money
گل احمد، الکرم، لان، چکن، ڈیزائنر سوٹس
نیز مردانہ اچھی ورائٹی بھی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ربوہ فون شوروم: 047-6213961

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10